# سائنسی تفسیر: ڈاکٹر ہلوک نورباقی کی کتاب

# "Verses from the Koran and facts of Science"

# کی روشنی میں ایک تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

# Scientific Exegises: A Research Based and Criticle Study in the Light of Dr. Haluk Nurbaqi's Book "*Verses From the Holy Koran and the Facts of Science*"

محمد لطیف خان☆

پروفیسر ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی☆☆

## *ABSTRACT*

A great number of verses of the Holy Qur'an revealed about reality and nature of the Universe and everything which exists in it. At certain points flashing of light is being discussed and on the other places emergence of Universe is under discussion. At some places the entire movement of water vapors, from the blowing winds till the rain fall is discussed. To draw the attention of His creature, Allah discussed everything including embryo, body parts, human psychology, gardens fruit-bearing and fruit-less trees. Whether it is astronomy or geology, or the life before or after its existence, Allah drew His creature's attention to contemplate on it and said: "Soon shall We show them Our Signs on the horizons and in their own beings until it becomes clear to them that it is the Truth."

The people who meditate on the signs of Allah their hearts according to this verse are induced towards Allah. Among such people, there is one prominent Turkish figure Dr. Haluk Nurbaki(1924-1997), who observed minutely the existence of this Universe and presented then his thoughts in the form of his book "The Verses from the Holy Koran and facts of Science". The study revolves round the methodology of said scientific interpretation with examples.

☆ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ قرآن و تفسیر، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆☆ پروفیسر، چیئرمین، شعبہ قرآن و تفسیر، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا ازلی و ابدی اور زندہ کلام ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جس کو کسی دوسرے علم کی ضرورت نہیں جبکہ باقی تمام علوم کو اس کی ضرورت ہے۔ ساری کائنات اسی کے دم بدم سے آباد ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اس کے حروف کو اٹھالینا ہے۔ جس طرح کسی مسلمان پر قیامت برپا نہیں ہوگی اسی طرح قرآن مجید بھی قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔ اس کتاب عزیز کے سب سے پہلے مفسر نبی اکرم ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کے فیض یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی اپنی فہم و صلاحیت کے مطابق مفسر قرآن تھے۔ قرآن حکیم میں جہاں انسانیت کی رشد و ہدایت کے بارے میں آیات وارد ہوئی ہیں وہاں کائنات اور اس میں موجود اشیاء کی حقیقت و ماہیت کے بارے میں بھی متعدد آیات موجود ہیں۔ قرآنی آیات میں موجود بہت سے سائنسی حقائق کو اکثر و بیشتر عام فہم پیغام سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ارشاد الٰہی کے مطابق اس میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں، تو اس کا بلاشبہ یقین کر لینا چاہیے کہ ایسی آیات سائنس کے انتہائی اہم حقائق کی حامل ہیں۔ کہیں بجلی کی گرج و چمک کو بیان کیا گیا ہے تو کسی جگہ آغاز کائنات کا ذکر کیا ہے۔ کسی آیت میں سمندر سے ہوائیں اٹھنے سے لے کر بارش برسنے تک کے آبی بخارات کے سفر کو بیان کیا گیا ہے تو کوئی آیت زمین اور اس کے اندر کی اشیاء کے بارے میں دلائل و براہین سے مزین ہے۔ انسانوں، حیوانوں اور پودوں کے جنین سے لے کر انسانی اعضاء، انسانی نفسیات، معاشیات، باغات، پھل دار و بے پھل پودوں اور جانوروں کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ فلکیات ہو یا ارضیات، حیات سے پہلے کے ادوار ہوں یا بعد الممات کی مہمات، غرض ہر ایک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے غور و فکر کی دعوت دی اور فرمایا:

﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾[1]

(عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے)۔

باری تعالیٰ کی ان نشانیوں میں غور و فکر کرنے والے جب مذکورہ نشانیوں کے بارے میں

قرآن حکیم کی آیات سنتے ہیں تو ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُه زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا﴾[2] (ان لوگوں کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے) کے مصداق ان کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی مذکرین میں سے ایک نام ڈاکٹر ہلوک نورباقی کا بھی ہے جنہوں نے کائنات اور اس میں موجود اشیاء پر غور و فکر کرنے کے بعد قرآن مجید اور سائنس کے تعلق سے ایک کتاب مرتب کی جس میں مظاہر کائنات سے متعلق قرآنی آیات کی سائنسی تفسیر بھی پیش کی گئی ہے۔ ان کی اس کتاب کا نام ہے:

"VERSES FROM THE HOLY KORAN AND THE FACTS OF SCIENCE"

زیر نظر آرٹیکل میں اسی کتاب کے بارے میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

## ڈاکٹر ہلوک نورباقی کے حالات زندگی

ڈاکٹر ہلوک نورباقی (۱۹۲۴ء-۱۹۹۷) ترکی کے ایک علاقے سباط میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں استنبول یونیورسٹی سے طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے۔ آپ کینسر کے ماہر معالج تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے Radiotherapy اور Radiobiology میں بھی ڈگری حاصل کر رکھی تھی۔

اسلام اور بالخصوص قرآن مجید سے گہرا لگاؤ تھا۔ ڈاکٹر ہلوک نورباقی سائنس کو قرآن مجید کا خادم سمجھتے تھے۔ ڈاکٹری کی تعلیم اور علاج کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کا بھی نہ صرف مطالعہ کرتے رہے بلکہ اس کی آیات میں غور و فکر بھی کرتے تھے۔ سائنسی اصولوں کو قرآن مجید کی آیات میں پاتے تو اس کو لکھ لیتے اور جب کسی آیت کی سائنسی تشریح و تفسیر لکھ لیتے تو اسے افادہ عام کے لیے شائع کر دیتے[3]۔

## تعارف کتاب

یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور ترکی زبان میں ہے جبکہ دیگر زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ہمارے پیش نظر انگریزی ترجمہ ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر مقالہ ہذا میں اس کا منہج بیان کیا جائے

گا۔ انگریزی ترجمہ Metin Beynam نے کیا ہے اور انڈس پبلشنگ کارپوریشن کراچی سے شائع ہوا ہے۔ کتاب کا سائز ایک ہاتھ کے برابر اور ضخامت میں ۳۹۲ صفحات ہیں جس میں شروع کے سولہ صفحات فہرست، پیش لفظ اور تعارف پر مشتمل ہیں۔ یوں کتاب کا متن ۳۷۶ صفحات پر محیط ہے۔ اردو ترجمہ محترم سید فیروز شاہ گیلانی نے کیا ہے لیکن مترجم سائنس سے واقف ہیں اور نہ ہی انگریزی زبان کما حقہ جانتے ہیں۔ اکثر مقامات پر جملے کا مطلب ہی سمجھ میں نہیں آتا کہ لکھا ہوا کیا ہے۔ اکثر لوگوں کو قرآن اور سائنس پر لکھنے کا شوق تو ہوتا ہے مگر سائنسی علم نہ ہونے کے باعث ان کا کام دم بریدہ ہوتا ہے اور ایسا ہی محترم فیروز شاہ گیلانی نے کیا ہے۔ کتاب کے سرورق پر زمین اور چند ستاروں یا سیاروں کی تصاویر بنائی گئی ہیں جس سے مصنف کے ذوق اور تصویر کا تفسیر سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

**مندرجات**

اس چھوٹی سی کتاب میں انہوں نے پورے قرآن مجید کی سائنسی انداز میں تفسیر نہیں لکھی بلکہ قرآن مجید کی کچھ آیات جو خالصتہً سائنسی موضوعات سے متعلق ہیں، کی تفسیر لکھی۔ اس طرح مجموعی طور پر باون عنوانات پر کام کیا۔ ان باون عنوانات میں بھی ذیلی عنوانات کے تحت تقسیم کر دی جائے تو کل گیارہ عنوانات بنتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ کائنات کی پیدائش | ۲۔ علم الارضیات | ۳۔ فلکیات | ۴۔ علم جنین |
| ۵۔ علم طب | ۶۔ علم طبعیات | ۷۔ موسمیات | ۸۔ علم نباتات |
| ۹۔ علم حیوانات | ۱۰۔ علم زمان | ۱۱۔ علم مکان | |

قرآن اور سائنس پر ان کے لیکچرز بھی ہوئے۔ ان کی کتاب اور ایک ایک آیت پر مشتمل سائنسی تفسیر کے پمفلٹ پڑھ کر بہت سے غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی دیگر سائنس دانوں کے برخلاف نہ صرف اپنے شعبہ سے متعلق ہی جانتے تھے بلکہ طب کے علاوہ بھی دیگر بہت سے سائنسی علوم کے بارے میں اچھی خاصی درست معلومات رکھتے ہیں جس کی واضح مثال ان کی زیر تبصرہ کتاب ہے جس میں درج بالا گیارہ علوم پر مفصل و دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ ان کی اس تفسیر میں بیان

کیے گئے سائنسی نکات تا حال رد نہیں کیے گئے البتہ بہت سی ایسی ایجادات یا تجربات ہو چکے ہیں جو مذکورہ تفسیر میں اضافے کے متقاضی ہیں۔

**بے ترتیب عنوانات**

ڈاکٹر ہلوک کی یہ کتاب اگرچہ قرآن اور سائنس کے تعلق سے ایک اہم تصنیف ہے مگر اس میں عنوانات کا انتشار پایا جاتا ہے۔ ایک عنوان سے متعلق دو یا دو سے زائد آیات کی تفسیر اکٹھی اور یکجا لکھنے کے بجائے پوری کتاب میں پھیلی ہوئی ہے، مثلاً علم طب سے متعلقہ تمام آیات کی تفسیر یکے بعد دیگرے کرنے کے بجائے ان عنوانات کے درمیان فلکیات، ارضیات اور دیگر عنوانات پر مشتمل آیات کی تفسیر درج کر دی گئی ہے۔ ہر کتاب قارئین کی سہولت کو مد نظر رکھ کر لکھی جاتی ہے جبکہ مذکورہ تفسیر میں سہولت اس میں تھی کہ اوپر درج کردہ عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات دے دیئے جاتے اور ان ذیلی عنوانات کے آگے آیات لکھ کر تشریح کر دی جاتی۔

**اصول تفسیر**

ڈاکٹر ہلوک نورباقی نے اپنی کتاب کے شروع میں تفسیر قرآن کے درج ذیل اصول لکھے ہیں:

۱۔ آیات کے معنی اور آیات کی تشریح کے درمیان لطیف فرق ہے۔ عربی زبان سے کسی دوسری زبان میں آیات کا مفہوم بیان کرنا ترجمہ کہلاتا ہے جبکہ تشریح عربی زبان میں تفصیل بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

۲۔ ترجمہ دونوں زبانوں کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۔ تشریح کو متن میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔

۴۔ جس لفظ کے اصل اور عین مطابق معنی نہ ملتے ہوں اس کے لیے ثانوی معنی تلاش نہ کیے جائیں بلکہ اصل لفظ کو اپنی جگہ قائم رکھتے ہوئے تشریحی حصہ میں اس کی توضیح کی جائے۔

۵۔ اگر ایک لفظ کے ایک سے زائد معنی ہوں تو دوسرے معانی کو بھی تشریح میں بیان کرنا چاہیے۔

۶۔ اس امر کے لیے انتہائی احتیاط کرنا چاہیے کہ مترجم کی اپنی پسند کی تشریح کو ہی نہ تھوپا جائے، اس سلسلے میں نیت چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔

۷۔ لفظ ''اللہ'' ترجمہ میں ذرا سی بھی بے احتیاطی برداشت نہیں کرتا۔

۸۔ سب سے اچھی تشریح وہ ہے جو دوسری قرآنی آیات کو نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و آثار کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں عربی زبان کی بناوٹ، گرامر کے اصول اور اس کی فصاحت و بلاغت کو بھی اہمیت دینا چاہیے۔

ڈاکٹر ہلوک نور باقی اپنی رائے کو حتمی نہیں کہتے۔ ان کے مطابق قرآن مجید کی ہر آیت اپنے اندر متعدد معانی رکھتی ہے جیسے گلاب کے پھول کی کئی پتیاں ہوتی ہیں، اگر ایک پتی کو الگ کر دیا جائے تو اس کے اندر سے دوسری، تیسری اور اسی طرح متعدد پتیاں نکلتی آئیں گی۔ کسی بھی اکیلی پتی کو گلاب کا پھول نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح قرآن مجید کی ایک آیت کے متعدد معانی و مفاہیم ہیں۔ کسی ایک مفہوم کو حتمی نہیں کہہ سکتے۔ البتہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت کے یہ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی آیت کا اصل مفہوم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتا دیا البتہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جدید دور کے مطابق قرآن مجید کے معانی و مفاہیم متنوع ہوتے گئے اور اس وقت سائنسی ترقی جس مرحلے پر ہے قرآن مجید اس کی آج بھی رہنمائی کر رہا ہے۔ جب یہ دور گزر جائے گا اور سائنس مزید ترقی کر جائے گی تو قرآن مجید کی آیات کے مفاہیم میں بھی مزید وسعت آئے گی اور مستقبل کے لوگ قرآن مجید کو اپنے وقت کے مطابق سمجھنے لگیں گے۔

اوپر درج کیے گئے ذرائع پھر بھی کسی آیت کی تشریح میں ناکافی ہو سکتے ہیں۔ اس موقع پر سائنسی ترقی اور تکنیکی ایجادات بے حد مفید رہنمائی مہیا کر سکتی ہیں۔ قرآن کریم کی بہت سی ایسی آیات جو فزکس اور کائنات سے متعلق ہیں کبھی ایک جگہ اکٹھی نہیں ملتیں اور نہ ہی ان کی تسلی بخش تشریحات پیش کی گئی ہیں۔ اس مشکل کام کو جزوی طور پر پورا کرنے کے لیے ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے باون موضوعات کے تحت آیات کی تشریح اور تدوین کی کوشش کی ہے جس کے لیے کئی سال لگے۔ وحی کا علم ہر قسم کی غلطی یا کمزوری سے کہیں زیادہ بالاتر ہے۔ اگر تشریح میں کہیں غلطی موجود ہو تو وہ اس وحی کی غلطی نہیں ہوتی بلکہ مفسر و شارح کی غلطی ہوتی ہے۔ تفسیر کے شروع میں لکھے گئے ان اصولوں کی مکمل پاسداری کرتے ہیں اور ان کے مطابق ہی تفسیر لکھتے ہیں۔ تفسیر لکھتے وقت وہ

مخالف رائے رکھنے والے مفسرین کے خلاف ایک لفظ تک بھی نہیں کہتے۔ ان کی تمام آراء کو قابل قدر سمجھتے ہیں اور اپنی رائے کو حتمی نہیں کہتے۔

## کتاب کا منہج

ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے قرآن مجید کی ۷۵۰ سائنسی آیات میں سے بہت تھوڑی آیات کا انتخاب کیا اور ان کو ۵۲ عنوانات کی تشریح میں صرف سائنس کو بیان کیا۔ ان کے تشریح کرنے کا انداز اس طرح کا ہے کہ پہلے آیت کا عنوان لکھتے ہیں پھر اس کے بعد آیت درج کر کے اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف عناوین کے تحت مختلف انداز سے تشریح شروع کرتے۔

## تفسیر آیات کے آغاز میں متنوع اسلوب

ڈاکٹر ہلوک نور باقی آیات کی تشریح کرتے وقت تشریح کی ابتدا میں مختلف انداز اختیار کرتے ہیں۔ کہیں آیت اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد سورۃ کے تعارف سے تشریح کی ابتدا کرتے ہیں تو کسی جگہ آیت کا سیاق وسباق ذکر کرتے ہیں۔ کسی موضوع پر سائنسی تشریح کرنے سے پہلے اس آیت جیسی دوسری آیات بھی لکھ دیتے ہیں جس سے تفسیر القرآن بالقرآن کے انداز کی جھلک نظر آتی ہے تو کہیں علماء ومفسرین کے اقوال سے تشریح کی ابتدا کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر لغت سے ابتدا کرتے ہیں اور بعض مقامات پر لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت مشکل آیات میں سے ایک ہے۔ بعض عناوین میں آیت اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد بغیر کسی تمہید کے سائنسی تشریح شروع کر دیتے ہیں۔

### براہ راست سائنسی بیانات سے ابتداء

بعض آیات کی تشریح کرتے ہوئے نہ تو قرآن مجید کی دوسری آیات کو بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی سابقہ مفسرین کی آراء لکھنا مناسب ہوتا ہے تو ایسے مقامات پر ڈاکٹر ہلوک نور باقی براہ راست سائنسی توضیح شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرتے وقت پہلے آیت سے متعلقہ سائنس کی بنیادی باتیں لکھتے ہیں اور پھر اس کے بعد آیت کی تشریح میں ان نکات کی توضیح کرتے ہیں۔ اس کے بعد آخر میں پھر کہتے ہیں کہ آیئے اب دوبارہ آیت پڑھتے ہیں۔ جب قاری آیت سے متعلقہ تمام سائنسی معلومات پڑھ کر دوبارہ آیت پڑھتا ہے تو آیت کے معنی ومفہوم بدلا ہوا پاتا ہے اور بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت

آجاتی ہے کہ عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے۔ عنوان نمبر ۲۸ کے تحت سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۵ کی تشریح کرتے ہوئے زمین کی ساخت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Before interpreting the sacred verse, I would like to take a short look at the geophysical events that have taken place from the origin of the earth to this day. As everyone knows, the core of the earth consists of magma and molten metals beneath a crust of soil and rock......[4]

(اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرنے سے پہلے میں مختصر طور پر ارضی طبعیات کے ان واقعات کو بیان کرنا چاہوں گا جو زمین کی ابتدائی تشکیل سے لے کر اب تک واقع ہوئے ہیں۔ جیسے کہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ زمین کی مٹی اور پتھروں سے بنی ہوئی اوپر کی تہہ کے نیچے زمین کے قالب میں دھاتوں کا مائع میگما ہوتا ہے---)۔

**براہ راست آیت کے متن سے ابتداء**

بعض جگہوں پر ڈاکٹر ہلوک نور باقی آیات کی تشریح کرتے ہوئے براہ راست آیت کا متن لکھتے ہیں اور اس کی تھوڑی سی عام توضیح کرنے کے بعد سائنسی تشریح کرتے ہیں۔ آیت کا متن لکھتے وقت متعلقہ آیت کے کئی ٹکڑے کرکے الگ الگ لکھتے ہیں اور پھر ان ٹکڑوں کی تشریح کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ آیت کے مختلف معانی بیان کرکے بھی تفسیر لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

"We evaluate the meaning of the verse in three ways:

a. He ordained, He presented.
b. He gave fate, He provided and completed predestination.
c. He programmed, and He saw Hid program through to its end.[5]"

(ہم اس آیت مبارکہ کو تین طریقوں سے واضح کرسکتے ہیں:

الف۔ اس نے حکم دیا، اس نے پیش کردیا۔

ب۔ اس نے قسمت دی، اس نے تقدیر مہیا کی اور مکمل کردی۔

ج۔اس نے پروگرام بنایا،اور اس پروگرام کو آخر تک پہنچادیا)۔

## سورتوں کا تعارف

پوری کتاب میں چھ مقامات پر(عنوان نمبر ۱، ۲، ۲۳، ۳۲، ۳۴، ۳۴،اور ۳۹ میں) آیت کی تشریح کرنے سے پہلے سورۃ کا مختصر تعارف کرواتے ہیں۔ایک مثال ملاحظہ ہو:

> Before we begin to interpret this verse, I would like to refer briefly to the Chapter of Detailed Explanations. As everyone knows, the Detailed Explanations Chapter is the second of the chapters in the Koran beginning with the letters 'H' and 'M' [حم]. It is an important chapter that was recited frequently by our Beloved Prophet. The great philosophers and scholars of Islam have informed us in their works that the seven 'H-M's in the Koran contain many secrets relating to the universe. It has been explained that the seven 'H-M's introduces a special secret of Interp-
> retation to the seven verses of the opening chapter(6)."

(اس سے پہلے کہ ہم اس آیت کی تشریح کریں، میں مختصراً اس سورۃ کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ جیسے کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی دوسری سورۃ ہے جو حم سے شروع ہوتی ہے۔ یہ انتہائی اہم سورۃ ہے جسے ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ عظیم اسلامی مفکرین اور دانشوروں نے اپنی تحریروں میں بیان کیا ہے کہ قرآن مجید میں جو سات مرتبہ "حم" آتے ہیں ان میں کائنات سے متعلق بہت سے راز ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سات "حم" جن سورتوں میں آیا ہے ان کی تشریح کے سلسلے میں تو خاص راز رکھتے ہیں)۔

اس ابتدا کے بعد آیت کا متن بیان کرتے ہیں اور آیت کو بار بار تلاوت کر کے اس کا مفہوم سمجھنے پر زور دیتے ہیں پھر اس کے بعد آیت کی سائنسی وضاحت کرتے ہیں۔ سائنسی وضاحت کرنے کے دوران یا کبھی کسی جگہ آخر میں ایک بار پھر آیت کا مفہوم بیان کر کے بتاتے ہیں کہ اس آیت میں

یہی سائنسی اشارہ دیا گیا ہے۔ اس انداز سے آیات کی تشریح پڑھ کر قاری کے دل میں قرآن کی عظمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔

## سیاق و سباق کا استعمال

کتاب زیر تبصرہ میں متعدد آیات کی تشریح سے پہلے متعلقہ آیت کا سیاق و سباق بھی بیان کرتے ہیں جس سے آیت کو سمجھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔ اس کے لیے متعلقہ آیت سے پہلے والی آیات میں بیان کیا گیا مضمون بیان کر کے اس کا تعلق زیر تفسیر آیت سے قائم کرتے ہیں۔ اس کے بعد آیت کو بار بار پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں اور پھر اس کی سائنسی توضیح کرتے ہیں، مثلاً: عنوان نمبر ۱۶ میں سورۃ یٰس کی آیت نمبر ۸۰ کی تفسیر بیان کرنے سے پہلے کہتے ہیں:

"Beginning with Verse 78, the YaSin Chapter gives expression to divine miracles and powers. Verse 80 is revealed as divine proof for the Ressurection(7)."

(سورۃ یٰس کی آیت نمبر ۷۸ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قوت کا بیان شروع کیا گیا ہے۔ آیت نمبر ۸۰ میں حیات بعد الموت کا آفاقی ثبوت بیان کیا گیا ہے)۔

## تفسیر القرآن بالقرآن

ڈاکٹر ہلوک نور باقی متعدد مقامات پر آیات کی سائنسی تشریح کرتے وقت دوسرے مقام پر بیان کی گئی آیت یا آیات کا حوالہ بھی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی فلاں آیت یا آیات میں بھی اسی طرح کا مضمون بیان ہوا ہے اور اس کی یہ تفسیر بنتی ہے۔ پھر اس کے بعد متعلقہ آیت کی سائنسی انداز سے تشریح لکھتے ہیں، مثلاً:

۱۔ شراب کی حرمت والی آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"There are three distinct verses in the Koran prohibiting alcoholic drinks, the first of which is the present verse we shall interpret. The second is verse 43 of Chapter 4 and the third, verses 90-91 in chapter 5"(8).

(قرآن مجید میں شراب پر پابندی تین نمایاں آیات میں آئی ہے: پہلی وہ آیت ہے جس کی تشریح ہم یہاں کریں گے۔ دوسری آیت سورۃ نمبر ۴ کی آیت نمبر ۴۳ اور تیسری سورۃ نمبر ۵ کی آیات نمبر ۹۰-۹۱ ہیں)۔

۲۔ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

1. In chapter 70, Verse 4, it is declared that the Spirit and angles travers [travels] a distance which would in human terms take 50,000 years in a day……[9].
2. Chapter 32, Verses 5 and 6, which are very difficult to interpret, contain altogether different messages [10]".

(۱۔ سورۃ نمبر ۷۰ کی آیت نمبر ۴ واضح کرتی ہے کہ روح اور فرشتے ایک دن میں اتنا فاصلہ طے کر لیتے ہیں جتنا انسان ۵۰۰۰۰ سال میں طے کرتے ہیں……

۲۔ سورۃ نمبر ۳۲ کی آیات ۵ اور ۶ جن کی تشریح بہت مشکل ہے، ایک دوسری طرح کے پیغام کی حامل ہیں)۔ یہاں ڈاکٹر ہلوک نورباقی سورۃ المعارج اور سورۃ السجدہ کی آیات کو اکٹھا کر کے ان کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔ سورۃ المعارج کی آیت ۷۰ میں فرشتوں کے ایک دن کے سفر کو ۵۰۰۰۰ زمینی سالوں کے برابر بتایا گیا ہے جبکہ سورۃ السجدہ کی آیات ۵ اور ۶ میں اس سفر کو ۱۰۰۰ زمینی سالوں کے برابر کہا گیا ہے۔ مفسر نے اس موضوع کے تحت ان دونوں سورتوں کی آیات کو اکٹھا کر کے نسبتی اضافت کے سائنسی نظریہ کو بیان کیا ہے۔

۳۔ عنوان نمبر ۲۱ (تہہ در تہہ سات آسمان) کے تحت مصنف نے شروع میں سورۃ الطلاق کی آیت نمبر ۱۲ لکھی ہے: ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ﴾[11] (اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی ان ہی کی مانند)۔

اس کی تفسیر میں قرآن مجید میں سے مختلف مقامات سے اس موضوع سے مطابقت رکھنے والی چھ مزید آیات کا حوالہ بھی دیا ہے جن میں سورۃ الملک(۶۷):۳، سورۃ البقرہ(۲):۲۹، سورۃ الاسراء(۱۷):۴۴، سورۃ نوح(۷۱):۱۵، سورۃ النباء(۷۸):۱۲ اور سورۃ المومنون(۲۳):۱۷ شامل ہیں۔

اس کے برعکس تفسیر میں ایسی آیات بھی ہیں کہ ان کی تشریح کرتے ہوئے موضوع سے مطابقت رکھنے والی قرآن مجید کی دیگر آیات جو دوسرے مقامات پر وارد ہوئی ہیں، مفسر نے ان کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ اس قسم کی ایک مثال عنوان نمبر ۹ کے تحت یہاں ذکر کی جاتی ہے۔ اس عنوان کے تحت سورۃ الرحمن کی آیات نمبر ۱۹ اور ۲۰ کی تشریح بیان کی گئی ہے۔

﴿ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ﴾(12)

(دو سمندر جاری کیے جو آپس میں ملتے ہیں۔ ان کے درمیان ایک آڑ ہے اور وہ باہم مل نہیں پاتے)۔

ان آیات کا یہی مضمون درج ذیل آیات میں بھی وارد ہوا ہے مگر مفسر مذکور نے ان آیات کا ذکر نہیں کیا۔

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ﴾(13)۔

(اور دونوں سمندر یکساں نہیں ہیں، ایک میٹھا پیاس بجھانے والا پینے میں خوشگوار ہے اور دوسرا کھاری)۔

﴿ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا﴾(14)۔

(اور وہی تو ہے جس نے دو سمندر ملائے ایک میٹھا اور دوسرا کڑوا اور دونوں کے درمیان پردہ حائل ہے جو انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتا)۔

## تفسیر القرآن باقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

ڈاکٹر ہلوک نورباقی اپنی تفسیر کے شروع میں درج کیے گئے اصول تفسیر کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کو بھی اپنی مختصر موضوعاتی تفسیر کی زینت بناتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک قول کو نقل کرتے ہیں مگر اس کا حوالہ نہیں دیتے کہ یہ انہوں نے کس جگہ سے نقل کیا ہے. چنانچہ لکھتے ہیں:

"The first scientific interpretation of these two verses belongs to our Master Omar the Caliph, who also furnished much information on this chapter, and who interpreted the meaning of the verse in terms of

planetary orbits...... 'The orbits of the planets', also mentioned by Omar, is one of the acceptable interpretations.[15]"

(ان دو آیات کی پہلی سائنسی تفسیر ہمارے آقا و خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمائی، انہوں نے اس سورۃ کے بارے میں بہت معلومات دی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان آیات کی تفسیر میں "سیاروں کے مدار" کے معنی بھی منقول ہیں اور یہ تفسیر قابل قبول تفسیروں میں سے ایک ہے)۔

**دیگر مفسرین سے استدلال کا اسلوب**

زیر تبصرہ کتاب میں بعض جگہوں پر سابقہ مفسرین کے بھی مختصر طور پر حوالے دیئے گئے ہیں۔ مفسر مذکور ان تمام تفاسیر کو قابل قدر اور درست تسلیم کر کے اپنے انداز میں آیت کی سائنسی تفسیر کرتا ہے جو کہ ان سب سے مختلف ہوتی ہے۔ دوسروں کی تعظیم اور ان کی آراء کی قدر کرتے ہوئے اور ان کی آراء کو درست تسلیم کرتے ہوئے اپنی وہ رائے بیان کرنا جو ان سب سے مختلف اور ان سب کے خلاف ہو، یہ کسی مفسر یا مصنف کا بڑا پن ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی اس لحاظ سے ایک بڑے مصنف و مفسر ہیں۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے مفسرین کا حوالہ تو دیا ہے مگر ان مفسرین کی کتب کا نام نہیں بتایا ہے۔ موضوع نمبر ۲۶ کے شروع میں ہی ایک تفسیر سے آیت کا ترجمہ کرتے ہیں مگر اس تفسیر کا نام لکھنا بھول گئے۔ پرانی تمام تفاسیر میں آیت ﴿وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحٰـهَا﴾[16] کا معنی کیا ہے کہ اس نے زمین کو پھیلا دیا۔ لیکن ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے استنبول کے دو مفسرین[17] کی مشترکہ تفسیر کے مطابق اس آیت کے معنی یہ کیے ہیں:

"And then He gave the Earth an oval form (the shape of an ostrich egg)[18]".

(پھر اس نے زمین کو بیضوی (شتر مرغ کے انڈے جیسی) شکل دی)۔

ایک اور مقام پر ایک آیت کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ قاری عجیب و غریب معلومات کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس تفسیر میں ایسے ایسے نکات بیان کیے گئے ہیں جو اس سے پہلے کسی بھی مفسر نے بیان نہیں کیے۔ اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب ایسی مثالیں اور تجربات بیان کرتے ہیں جن سے

یہ ثابت ہوتا ہے کہ مردہ سے زندہ کا پیدا ہونا واقعتاً ہے تشبیہاً نہیں۔ یہاں پر مکڑی کی کچھ نسلوں، اٹلی کے ایک جزیرے Surtsey پر عجیب و غریب کیڑے کی پیدائش اور تتلیوں کی ایک نسل کے بارے میں سائنسی تجربات بیان کرتے ہیں کہ کس طرح سے مردہ سے زندہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں پر اپنی تفسیر لکھنے سے پہلے ڈاکٹر ہلوک نے سابقہ مفسرین کی آرا کو قابل احترام کہا ہے اور ان سے اختلاف کے باوجود انہیں غلط نہیں کہا۔ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"...... Most of the interpreters have assigned a metaphorical meaning to this verse, attempting to approach the verse by comparing unbelief to death and faith to life. Needless to say, these are respectable views......[19]"

(...... مفسرین کی اکثریت نے اس آیت کے مجازی معنی لیے ہیں اور کفر کو موت اور ایمان کو زندگی سے تشبیہ دی ہے۔ یہ بھی قابل عزت خیالات ہیں......)۔

**لغت سے استشہاد**

آیات کی تشریح کرتے ہوئے بعض مواقع پر مفسر مذکور کو سائنسی نکات بیان کرنے کے لیے بعض الفاظ کے معانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کے لیے مفسر لغوی معنی کا سہارا لیتا ہے اور پھر اس کے مطابق آیت کی تشریح کرتا ہے۔ سورۃ النازعات کی آیت متذکرہ بالا کی تشریح کرنے سے پہلے لفظ دَحٰىهَا کی لغوی تشریح کرتا ہے:

"The difference in interpretations arises from the meaning of the word *daha*. Various derivations from this root form words associated with the ostrich in Arabic. Let us give a few examples:

*Al-udhiyyu* (الأُدْحِيُّ)Ostrich nest.

*Al udhuwwat*(الأُدْحُوَة): Location of an ostrich egg.

*Tadahiyyan*(تدَحِيا): To drop a stone in a hole. The famous entymologist M. shamsuddin renders madha as the hole of an ostrich egg in his dictionary, while Baydhawi finds the sense 'oval' in daha[20]".

(تشریحات میں فرق لفظ دَحیٰھَا کے معنی میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ عربی زبان میں اس لفظ کے ماخذ یا اشتقاق شتر مرغ سے نسبت رکھنے والے معانی سے ملتے جلتے ہیں۔ آیئے ان کی چند مثالیں دیکھتے ہیں:

الأُدْحِيُّ: شتر مرغ کا گھونسلا۔

الأُدْحُوَّة: شتر مرغ کے انڈے کی جگہ۔

تدَحِیا: ایک سوراخ میں پتھر ڈالنا۔ علم زبان کے ماہر شمس الدین نے ڈکشنری میں ادحھا کے معنی شتر مرغ کے انڈے کا سوراخ یا گڑھا بیان کیا ہے جبکہ بیضاوی کے نزدیک بھی دَحٰھَا کے معنی بیضوی ہی ہیں)۔

## مشکلات القرآن

قرآن مجید میں اکثر محکم آیات ہیں اور بعض تشابہات بھی ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جو صرف اپنے نفس کی خواہش پوری کرنے کے لیے تشابہات کو لیتے ہیں اور ان کی من مانی تشریح کرنے لگتے ہیں۔ تمام سائنسی آیات تشابہ نہیں ہیں مگر ان میں سے اکثر تشابہات میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ ان کا یہی معنی ہے۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے ایسی متعدد آیات کی تشریح کی ہے لیکن یہ تشریح کرتے وقت انہوں نے اپنے نفس کو قرآن عظیم کے تابع رکھا ہے نہ کہ تفسیر کو نفسانی خواہشات کے تابع کیا ہے۔ ان تشابہات کی تشریح پڑھ کر ایمان میں تازگی اور پختگی محسوس ہوتی ہے۔ سورۃ التکویر کی آیات:
﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِO الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾[21] کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ ایسی آیات ہیں جن کے مفہوم کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔

> "These verses are among the most difficult to interpret in the Koran. They are not easy to understand. The reason for is this that the verses disclose very profound physical truths [22]."

(ان آیات کی تشریح قرآن کی انتہائی مشکل ترین آیات میں سے ہے۔ ان کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیات طبعیات کی عظیم سچائیوں کو بیان کرتی ہیں)۔

### حالات حاضرہ سے استدلال

تفسیر میں ایک مقام پر کہانی کے سے انداز میں ایک آیت کی تشریح کی ابتدا کی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دور میں سابقہ امم کے عذاب کے بارے میں آیات کو مشرکین یہ کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے لیے ارشاد ہے:

﴿إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ﴾[23] (اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں کی کہانیاں ہیں)۔

ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے تو ایک روایتی کہانی کے انداز میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائے جائے کا واقعہ بیان کیا ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ حقیقی واقعات بھی روایتی قصے کہانی کے انداز میں بیان کیے جاسکتے ہیں جبکہ قرآن مجید تو ازلی و ابدی سچائیوں کا مرکز ہے۔ڈاکٹر موصوف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

> "Once upon a time—in early August 1945, to be precise – there were two islands, shining like emeralds in the middle of the ocean. The major cities on these islands were called Hiroshima and Nagasaki[24]".

(ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ۱۹۴۵ء کے اوائل کی بات ہے۔ ایک سمندر کے بیچ میں دو جزیرے تھے۔ ایسے جزیرے جیسے چمکتے ہوئے زمرد ہوں۔ ان جزیروں پر دو اہم شہر تھے جنہیں ہیروشیما اور ناگاساکی کہا جاتا تھا)۔

### ہمہ پہلو تشریح

بعض آیات کی تشریح کرتے ہوئے ایک سے زائد پہلو بیان کرتے ہیں، مثلاً:

Program and predestination (پروگرام اور تقدیر) کے عنوان کے تحت تین مختلف انداز سے تشریح کی گئی ہے۔ سب سے پہلے ایٹموں اور سالموں(Molecules) کے لحاظ سے تقدیر کی تشریح کی ہے۔ اس کے بعد نامیاتی خلیوں (Organic Cells) اور آخر میں ستاروں اور کہکشاؤں کی تقدیر اور پروگرام کے بارے میں لکھا گیا ہے[25]۔ مفسر موصوف خود تو طب کے پیشے سے وابستہ ہیں مگر تفسیر میں نہ صرف طب بلکہ دیگر سائنسی علوم پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے اور کسی بھی موضوع میں تشنگی نہیں چھوڑی۔

**ملحدین کا رد**

مصنف موصوف ایک سائنس دان کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں، اس حوالے سے انہوں نے قرآن مجید کی آیات میں سے بعض کا انتخاب کر کے ان آیات کی سائنسی تفسیر کی ہے۔ اس ضمن میں ملحدین کی طرف سے قرآن مجید پر اعتراضات کا سائنسی انداز میں مسکت جواب بھی اس مختصر تفسیر کا حصہ ہے۔ ان ضمن میں دو عنوانات خصوصیت کے حامل ہیں۔ ان دو قسم کے عنوانات پر مختصر اً تبصرہ درج کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے اصل مصدر سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

**ا۔ مادہ پرستوں کے خلاف دلائل**

ڈاکٹر ہلوک نے متعدد مقامات پر مادہ پرستوں کے باطل نظریات کا رد بھی کیا ہے۔ مادہ پرست لوگ مومنین کے اعمال کا مذاق اڑاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کو فضول کہتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر ہلوک نورباقی بارش والی ایک آیت کی تشریح شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مادہ پرستوں کے لیے بارش تو پانی کے قطروں کا اچانک گرنا تھا، انہیں معلوم نہیں تھا کہ بارش کا لانا آسان کام نہیں۔ اب اس آیت (سورۃ الزخرف (۴۳):۱۱) کی تشریح کے تحت مادہ پرستوں کی جرح ختم ہو گئی ہے۔ اپنے دلائل دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"How could vapor, which is regarded as gaseous water, remain in the same form in atmospheric strata, such as the Siberian skies, where temperatures dropped to forty degrees below zero?

Why didn't it fall as iceblocks on the heads of those who made such claims[26]"?

(گیس کی شکل میں پانی کے قطرے سائبیریا کی فضاؤں میں نقطہ انجماد سے چالیس درجے کم کس طرح اپنی اصل شکل میں قائم رہتے ہیں؟ یہ قطرے برف کی سل بن کر ان لوگوں کے سروں پر کیوں نہ گر گئے جو اس قسم کے جھوٹے دعوے کرتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کاری گری کو بیان کرتے ہوئے ملاحدہ کارد کرتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف بلانے کے لیے ایک دوسری جگہ عقلی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"How did rain assume a certain drop size, and in what balance did this raindrop descend to earth? What were the preconditions for the formation of such agreeable, tranquil raindrops"[27]?

(بارش کے قطرے نے ایک خاص سائز کا روپ دھار لیا اور یہ قطرہ کس طرح توازن کے ساتھ زمین پر گرا؟ ایسی کون سی بنیادی وجوہات ہیں جن سے یہ آرام دہ اور دل خوش کن بارش کے قطرے میں تبدیل ہو گیا؟)۔

ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق ملحد لوگوں کی یہ عام عادت ہے کہ علم حیاتیات کی قبل از وقت اور نامکمل دریافتوں کو بنیاد بنا کر وہ گمراہ کن نتائج نکالتے ہیں۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر موصوف نے نظریہ ارتقاء سے متعلق چند مثالیں بیان کی ہیں اور اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ڈارونزم والوں کو بارہا شرمناک خفت اٹھانا پڑی ہے۔

**۲۔ڈارونزم کا مدلل رد**

مصنف نے سائنسی انداز میں اور سائنس سے ہی دلائل دے کر ڈارونزم کا رد کیا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش کے سائنسی ثبوت کے ساتھ ساتھ ارتقاء کے مفروضہ کی اصل حقیقت کو بھی براہین سے واضح کیا ہے۔ جو سائنس دان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے لیے باپ کا ہونا ضروری قرار دیتے ہیں ان کے لیے سائنسی ثبوت دینے کے بعد لکھتے

ہیں کہ اب بھی جو سائنس دان یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کنواری مریم کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے اس نے علم حیاتیات پڑھی ہی نہیں۔

"In light of above biological facts, the claim of a scientist to the effect that Jesus' immaculate conception is impossible is tantamount to a confession that he does not know biology "[28].

(اوپر کے حیاتیاتی حقائق کی روشنی میں ایک سائنس دان کا یہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے داغ حمل کا وقوع پذیر ہونا ناممکن ہے، ایک طرح سے یہ اقرار ہے کہ اسے علم حیاتیات کا علم ہی نہیں ہے)۔

جان داروں کی بے جان سے اور اچانک پیدائش پر بھی مدلل بحث اس کتاب کا حصہ ہے۔ ڈاروِنزم کے خلاف مغربی سائنس دانوں کے بیانات کو بھی اس تفسیر میں شامل کر کے ڈاروِنزم کو ننگا کر دیا گیا ہے۔

"The Creation of Jesus and Adam"

(حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش کے بارے میں)

کے عنوان کے تحت ڈاروِنزم کے خلاف نو دلائل دے کر قرآنی حقائق کو سائنسی انداز میں پیش کرتے ہیں اور آخر میں دس مغربی سائنس دانوں کے بیانات بھی قلم بند کرتے ہیں[29]۔

## نتائج

اس مقالہ سے درج ذیل نتائج واضح ہوتے ہیں:

۱۔ مجموعی طور پر یہ ایک موضوعی تفسیر ہے جس میں کتاب کو چھوٹے چھوٹے عنوانات میں تقسیم کر کے احسن انداز میں آیات کی تشریح کی گئی ہے۔

۲۔ سائنس سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ تفسیر قرآن فہمی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

۳۔ اس تفسیر میں ملحدین کے نظریات کا سائنسی انداز میں مسکت جواب دیا گیا ہے۔

۴۔ گو کہ یہ ایک سائنسی تفسیر ہے مگر اس میں تفسیر بالماثور کی بھی کہیں کہیں جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تفسیر بالرائے المحمود کے زمرہ میں آتی ہے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ کا حصول ممکن ہے۔

## سفارشات

اس مقالہ کی وساطت سے درج ذیل سفارشات اہل علم کی خدمت میں پیش ہیں:

۱۔ڈاکٹر ہلوک نور باقی کی اس تفسیر کا صحیح اردو ترجمہ کروانے کے لیے اہل علم کا ایک بورڈ قائم کیا جائے جس میں سائنس جاننے والے اور تفسیر کا علم جاننے والے پانچ پانچ افراد شامل ہوں تاکہ سائنسی یا اسلامی حوالے سے غلطی کا امکان کم سے کم ہو۔

۲۔اس تفسیر کی طرز پر پورے قرآن مجید کی تفسیر کے لیے کم از کم سائنس جاننے والوں میں سے دس افراد اور دس افراد قرآن اور حدیث کے ماہر علماء پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی جائے جو کہ اس سے پہلے لکھی گئی تمام سائنسی تفاسیر کو سامنے رکھتے ہوئے سابقہ اغلاط سے بچتے ہوئے ایک سائنسی تفسیر لکھے۔ یہ مجوزہ تفسیر ایسے انداز سے لکھی جائے کہ تفسیر بالماثور اور سائنسی تفسیر کا امتزاج ہو۔

۳۔ہر یونیورسٹی میں شعبہ قرآن و تفسیر کے نصاب میں قرآن و سائنس کا مضمون شامل کیا جائے تاکہ قرآن کا علم حاصل کرنے والے بنیادی سائنسی علم سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور سائنس کے ربط و تعلق کو سمجھ سکیں۔

# حواشی و حوالہ جات

1۔ سورۃ فصلت، ۴۱ : ۵۳۔

۲۔ سورۃ الحج، ۲۲ : ۳۵۔

3- http://wikipidia/haluknurbaqi.

4. Ibid, P224.

5. Ibid, P228.

6. Verses from the Holy Koran and the facts of Science, Dr. Haluk Nurbaqi, Translated by Metin Beynam, Indus prblishing corporation, 3-D, 257 R. A. Lines, High Court Road, P. O. Box 552, Karachi-74200, P.18.

7- Ibid, P.132.

8. Ibid, P.146.

9. Ibid, P.156.

10. Ibid, P.157.

11۔ سورۃ الطلاق، ۶۵ : ۱۲

12۔ سورۃ الرحمٰن، ۵۵ : ۱۹۔ ۲۰۔

13۔ سورۃ فاطر، ۳۵ : ۱۲۔

14۔ سورۃ الفرقان، ۲۵ : ۵۳۔

15. Ibid, Pp.60-61.

16۔ سورۃ النازعات، ۷۹ : ۳۰۔

17۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے یہاں ان دو مفسرین کے نام نہیں لکھے۔

18. Verses from the Holy Koran and the facts of Science, Pp.209, 210.

19. Ibid, P. 278.

20. Ibid, P. 212.

21۔ سورۃ التکویر، ۸۱ : ۱۵، ۱۶۔

22. Ibid, P. 60.

23۔ سورۃ المطففین ۱۳ : ۸۳۔

24. Verses from the Holy Koran and the facts of Science, P209, 250.

25. Ibid, Pp.229-230.

26. Ibid, P. 52.

27. Ibid.

28. Ibid, P. 391.

29. See above reference Pp.199-209.